

M. B. KHAN ARTIST OODAWAN LUCKNOW

YOUNG AT 50.

سانٹھا او پاٹھا

ڈاکٹر لیگارڈ کی جیوہ بخش گولیاں

بڑھے مرد اور عورتوں کی سی حالت سستی پیدا [illegible] کرتی ہیں۔ جسمانی اور دماغی [illegible] وقت سے پہلے [illegible] بڑھاپا [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] دماغ میں [illegible] ان کے [illegible] نیند خراب آتی ہے۔ بیماری کے [illegible] نہیں ہوتی۔ طبیعت بشاش رہتی ہے۔ جسمی کمزوری کا [illegible] رہتا۔ جھریاں دور ہو جاتی ہیں جلد صاف اور خوشنما رہتی ہے چہرہ [illegible] تروتازہ ہو جاتا ہے۔

تندرستی کے ان برکات پر غور کیجیے۔ یہ خدا کی عنایت نہیں تو کیا ہے۔ جوانی کا [illegible] دوران خون کا بڑھنا [illegible] رخساروں کی شادابی [illegible] کی توانائی۔ دیکھ کے احباب کو حیرت ہوتی ہے۔

آزمائش شرط ہے۔ آپ خود ہمارے قول کی تصدیق کیجیے۔ کیا آپ ایسے نادر وقت کو نذر غفلت کر دیجیے گا؟ لطف یہ کہ اس دوا کے استعمال میں کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے۔ آپ بے تکلف استعمال کیجیے نقصان کا خیال بھی نہ کیجیے۔ آپ کے تمام اعضائے رئیسہ کے افعال درست اور صحیح ہو جائیں گے آپ پر سانٹھا او پاٹھا کی مثل صادق ہو جائے گی۔ دیر نہ کیجیے فوراً منگائیے اور کھائیے استعمال کے بعد آپ ہرگز پشیمان نہ ہوں گے۔ ان کی قیمت مع محصول ڈاک بارہ شلنگ ہے۔ قیمت وصول ہونے پر روانہ کی جاتی ہے۔

یہ دوا صرف ڈاکٹر لیگارڈ کی لیبر [illegible] لیورپول روڈ۔ برنس بری لندن انگلستان سے مل سکتی ہے۔

DR. LEGARD'S
LABORATORIES,
106 LIVERPOOL ROAD.
BARNSBURY.
LONDON (ENGLAND)

دیک [illegible]

یعنی

مرحوم [illegible] صاحب سابق جج ہائی کورٹ [illegible] کے [illegible] صفات [illegible] تصنیفات میں جنھوں نے اردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچے کو پڑھانے اور [illegible] آدمی بنانے اگر [illegible] پڑھے تو زندگی کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔

علم الاخلاق۔ مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی اردو یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی۔ مجلد قیمت مع محصول ڈاک [illegible] افراد کا [illegible] کے مطالعہ کی چیز ہے [illegible] الدین [illegible] یعنی موازنہ مذہب و سائنس [illegible] امور عامہ۔ عربی۔ فلسفہ منطق کا [illegible] خریداروں کو کمیشن معقول دیا جائے گا۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فرنج طلا

[illegible] کمزوری اور کمزوری کے لیے نفع بخش ہے اور یہ قوت پیدا کرتا ہے۔ خوشبودار اور [illegible] تندرست اور [illegible] مریضوں کے لیے عجیب تماشا [illegible] لگانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے [illegible] کیفیت خاص محسوس ہوتی ہے قیمت [illegible] نمونہ کا بکس صرف [illegible] مع محصول ڈاک

مارٹل یانیڈ کمپنی پوسٹ بکس ۸۹۳
رنگون ملک برہما

سیاحت ظریف

یعنی
منشی سید [illegible] حسین صاحب [illegible]
کا
منظوم سفرنامہ عراق

عجیب و غریب نظم ہے [illegible] کی [illegible] استادی سے [illegible] قیمت فی جلد [illegible] جلد [illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

[illegible]

جوانی لانے کی دوا

[illegible] کمزوری [illegible] کی [illegible] کی ایک [illegible] صرف چند [illegible] پانی [illegible] ایک ہی خوراک [illegible] ایک [illegible] ڈاکٹر [illegible] کو [illegible]

[illegible]

[illegible] کے [illegible] ایک [illegible] ایک ساتھ منگانے سے [illegible] خرچ معاف [illegible]

بال [illegible]

کمزور اور [illegible] بچے [illegible] کو [illegible] اور [illegible] دوا کو [illegible] ہے۔ بڑی فہرست منگانے پر ہر ایک [illegible] کی [illegible] دیکھنے کی ضرورت ہے۔

پتہ:۔ [illegible] کمپنی متھرا

قصے یا ظرافت کی جان

اردو میں [illegible] قصہ کا شوق ہے تو

[illegible]

[illegible] اودھ پنچ کے [illegible] مسلسل [illegible] سنجیدہ [illegible] جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے [illegible] کر لیا ہو گا [illegible] اودھ پنچ [illegible] سے [illegible] ہوں گے۔ [illegible] شائقین کو پورا کر سکتا ہے

قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۹ — نمبر ۲۵

مضامین غیر

یکشنبہ ۲۹ جون سنہ ۱۹۲۴ء

بادۂ بے خمار

"ایران کے ایک زبردست فاضل مرحوم حاجی میرزا احمد نقیب الممالک نے ایران کے امام جماعت عمال اور قضاۃ کا حال اپنی نظم بادۂ بے خمار میں نہایت رشاقت کے ساتھ بیان کیا ہے جس کا اقتباس خالی از فائدہ نہیں۔"

باب سوم ۔ امامت

باز بادہ ریزم از تو طرفے
وز امامت ہم بگویم حرفے
لیک مقصد گرچہ بطاہر جا ابلاست
شیخ اکراد و امام مستطاست
گر امامت آرزو داری درست
مشق سالوس و ریا کن از نخست
دگر سالوس و تقوی باز کن
روضہ خواں را منع از آواز کن
روضہ خواں را منع کن از ضرب راح
گرچہ ال د خونشاں وانی مباح
بر سر آں عمامہ مشوم ہیچ
بر ملوں را غنشہ در خیشوم ہیچ
ہست مقصود از حروف بر ملون
یا و را و میم و لام و واو و نون
نیمہ ملوں نیمہ مروت خلق
عین و حا باید غلیظا از بیخ حلق
لیشتری آرصد ہزار الف و سنگ
ہست سہل بفگن آں سمت الحنک
تا بداں آگہ کنی بر عام را
پختہ گردانی ہزاراں خام را
پس بسوزاں کلیات و مثنوی
فن کن بر شیخ و شمس و مولوی

بر استنجا مسلم بر صباح
جا بلیس آوری در استراح
کے شود تسعینت از ایں آب پاک
تا نمالی سبعہ و سبعین بخاک
گاہ استبرا تنحنح لازم است
در تنحنح زور و آح آح لازم است
کن فرو در خویش چار انگشت را
بلکہ بتوانی گرہ کن مشت را
آنقدر انگشت مالی از درون
کہ دمانی پاک آور دستے بروں
آستیں بر جبیں از عرق تا عند
ہی مکرر کن وضو بے گو نہ شد
باید از تکمیل سازی ریش تر
گرچہ رویت شد ز ناخن ریش تر
گیر با تحت الحنک تسبیح خام
تا نہ بر گیر و نبہ بر دوش دام
خویش را بادانہ و بادام کن
رخ منیر از روغن بادام کن
بعد ازاں با مومنین و مومنات
راہ مسجد گیر و عجل بالصلوٰۃ
سوئے مسجد چوں روی لیشاش باش
سادہ بیروں در دروں قلاش باش
نادری از اجماع بازاری مکن
گرم کن بازار و بیزارے مکن
باز تجدید وضو فرما کز یں
تا بدت نور علی نور از جبیں
ملک بے جواب و شغال و دست باز
چوں فقیہاں نجف رو در نماز
چوں بمحراب آمدی در ذکر باش
در تامل کو حق و فکر بکر باش
چوں فراواں گشت گردت رو درت
خود ازاں گولاف بے کبری مزن
گرد محراب فروزاں گشتہ جمع
والدوق آفتاب و ماہ و شمع
بوسے جلی در سجدہ گاہت بر شمام
در دماغت تازہ گردانند زکام

در قراءت پنج نوبت وقف کن
گر نظر بر عمر و گہ بر سمت کن
گردنت کج در قنوت آور خضوع
از تبعل در صف نگر وقت رکوع
در تشہد چشم بکشا بر امام
در امام آرام جانست اے امام
پیش رو بعد از سلام آہستہ خند
تا بدانی در کجا شد حمزہ بند
چل بمحراب در آمد قبلہ!
گیری از دیں قبلہ اپس قبلہ!
در سرائے میر شو شام و پگاہ
صیغہ خواں تا مال او گرد و مباح
تاب در دوری سفرہ و مجموعہ را
مستراح و مشرب و بانو عہ را
اے تو چوں زنبور طلا بت مگس
پیش کش حلوا بقلاب نفس
ہر کجا دانی کہ دیگ آید بجوش
با جماعت رو بنوشان و بنوش
با مریداں کن بخوردن ہمسری
گو ز غمخواری مریدم میخوری
ہر کہ گردد از تو ممنون از بلو
در تقاضا شد چہ گوئی من جلو
اینکہ می گویم امام ظالم ست
نے امام بر تو عدل و عالم ست
ملک [1] ایران نیست ترکستان و روم
ہست ایراں دار تقوی و علوم
ستبا شیراز و دار العلم ما
حق بعلم ما فزاید حلم ما
شکر ملک کشور آزادی است
حجۃ الحق مہدی ما ہادی است
شد امام و شیخ و قاضی را نصیب
علم و تقوے سر بسر حتی نقیب

[1] یہ شاعرانہ تعلی ہے ۔ ورنہ ایران میں آجکل تقوی و علوم کی جنس منڈی سے ناپید ہو چکی ہے ۔

مکتوب ایرانی

(یعنی اڈیٹر خورشید ایران ۔ بتاریخ ۱۰ شہر شوال المکرم ۱۳۴۲ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۲۴ء ۔ بہمن نیل ۱۳۰۳ کا خط)

آقائے محترم ۔ مراسلہ شریفہ جناب عالی بوسیلہ پست واصل و از مطالب آن مستحضر شدم ۔ جریدہ شریفہ ہفتگی مرتبا رسیدہ و از مندرجات و نگارشات آن ۔ کار پرداز ۔ از عملیات مفیدہ وحساسات پاک جناب عالی تقدیر و تکریم بجا آوردہ ۔ خورشید ایران در سال گذشتہ انتشار یافتہ ۔ و ۳ اور ۲۰ پنج مہر ہفتہ سیدہ از مقالہ کہ در تحت عنوان مکتوب ایرانی مسلسلاً در شمارہ ہائے مورخہ ۲۰ مرج شدہ بود بوسیلہ مطبوعہ و اغلب از رفقا و ہمقلمان قرائت کردند و احساسات جناب عالی را تقدیر کردیم ۔

راجع بمخالفین جمہوری در ایران و آن طبقہ کہ بر آنہا نگارشاتے نوشتہ آید ۔ اغلب مکاتیب و مقالات ایران ۔ آن طبقہ وای اشخاص ہستند ۔ و خصوصاً راجع بموضوع جمہوریت و مخالفت آنہا در مقالات سابق شمارہ ہائے خورشید ایران مفصلاً با جملہ تند نگاشتہ و تذکر دادہ ام ۔ و آن مقالہ موجب مخالفت و ضدیت آنہا با روزنامہ گردید ۔ مخصوصاً آن مقالہ را بدقت ملاحظہ فرمائید ۔ راجع بمسئلہ سلطنت و جمہوریت در ایران ۔ آنچہ باید و شاید در خورشید ایران نگاشتہ شدہ است ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تقریظیکہ بجریدہ شریفہ اور ۲۰ پنج نیر و شمارہ ۱ صفحہ ۴ درج شدہ ملاحظہ کنید ۔ و نیز کاریکاتور تعریف برائے بانک اہالی ایران از مسلک و عقیدہ جریدہ ۲۰ پنج مستحضر شوند ۔ از این جریدہ در ہمان شمارہ نقل شد ۔ بانک امانت خود را از راہ دور بشما تقدیم و برائے موفقیت شما و خود در خدمت باسلام و ایران و منہاد از خدا توفیق می طلبم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

با احترامات فائقہ ۔ دوست شما آب حسام زادہ حقا ب ۔ نویسندہ روزنامہ خورشید ایران "

جو ساگی بلی کھوڑیوں کی طرح ایران کے ہر گلی کوچہ میں ملا ۔ شیخ پھرتے ہیں ۔ ادھر دیکھو آدھر دیکھو

ان میں صاحبان نفوذ و اثر کی تعداد تھوڑی ہے لیکن اپنے قدسے کی خیر منانے اور دنیا کی جنہیں کو ہے استرے سے مونڈنے کی فکر ہر ایک کو ہے ۔ قبہ فلک فرسا عمامے بلال گیڑی کا حصن حصین عصائے بادام آرا کی شمشیر دانہ ہائے تسبیح کے بجوہر خارا شگاف نگاہوں کے برقی تیر ۔ اصطلاحات اصول فقہ کے بم خود ساختہ خطاب صدر العلما ۔ اعتماد العلما افتخار العلما صدر المحققین ۔ آیۃ اللہ حجۃ الاسلام تاج الملۃ والدین وغیرہ کی گیس بہروز



حاذق ولایت جہان ہاکم :- کیا ؟ ہم آئے اور تم چلے ؟ "

میرزا ایران :- جی ہم آئے ہیں مگر ہم غریب آدمی ہیں اتنی بڑی توند کہاں بھر دیں تندرستی اور صحت تک کی ضرورت نہیں اب تم ہی رہو ۔ سب گھر تمہارا ہے ۔ "

کے قبضے میں ہے اور یہ سامان اقلیم دل کے تسخیر و سوز کر لینے کے لیے بہت کافی ہے ۔ جس وقت صاحب شیخ کی قرات میں زبان تالو سے ۔ گڑگڑاتی ہے ایک خرارہ پیدا ہوتا ہے اور عوام الناس کے صبر و قرار سکون و وقار کو جلا دیتا ہے ۔ عقلائے ایران شب و روز دماغ فشاری کرتے اور مملکت ایران کو اس قابل بنانے کی فکر کرتے ہیں کہ قانون اساسی پیدا ہو۔ س کے حریفوں پر اپنا دقت ساکا کم کرے جہاں ملا کی گردن پر اور اخلاقی ۔ جہ سوختہ گر منبر ۔ " زبان سے نکلا اور سارا عمامہ

بگڑا دم کے دم میں وہ کوہ کا گھونگا کی سیا ہ ۔ ایک ہی میں جواب نیشن لیپتے تھے ۔ جس نقطہ سے چلے تھے پھر اسی نقطہ پر آ گئے ۔ انتظام عام سلطنت کا اوائل میں تو بزاد کی نے سے بھی قدم آگے نہیں بڑھانا ۔ مارتے ڈھیلے نوٹے لینے نتیجہ اگر کچھ ہوتا بھی تو متقدیکہ دھیں کی آواز دینے کے تنو صاحب نے رو لیتی بجا اودی جاتی سوار صاحب قلا بازی کھائیں یا لنگڑے ہو جاتے ہیں ۔ ویران کے بدلے گھر و فرما ئیے اشخاص ایسے کی فوج میں داخل ہیں اور یہ جسمانی قوت اس روحانی دولمی اشتعال کی ہر اول ہے آپ جانیے وطن فروش صاحبان فرنگیوں کی ایران میں کمی نہیں ۔ ان فرنگیوں کو فکر رہتی ہے کہ ملائے بدست آرم تا کہ من بجری شود جیسی ایج دیسے فرشتے ۔ شکر خورے کو شکر موذی کو ٹکر ۔ ملا ہم چل گمس در تجسس رزش ۔ اب جو دونوں بجے پر ملے تو اخرے اور شبدہ لے کس کی مجال ہے کہ ان سے آنکھ چار کر سکے ۔ ۱۹۰۶ء سے اس وقت تک غریب ایران نے سیکڑوں پینترے کھائے صد بار تبدیل ہو اخن ہم بر بڑھائے مگر گرہ کشائی کی صورت نہ دیکھی جب دنیا کی دکھیا دی کبھی خالص جمہوریت کی ہوا ایران میں بھی چلی ہے تو وہی ڈر کار دت جو لگے حمایت و مقاصد کی راہ میں حائل تھی راستہ روک کے کھڑی ہو گئی ۔ سردار سپاہ کا پہلے اعلان جمہوریت کرنا اور پھر بڑے کام کی طرح مولویوں کے کہنے سے تو یہ ملا کرنا ۔ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ پھر بھی گھوڑے ہیں ہے ۔ "

روزنامہ خورشید ایران کے محترم مؤلف و مدیر التحریر کا خط مت ، جہ صدر منظور ہے کہ بجکم نمایان اپنے جرائد کی گرد کاری اچھی طرح کی جاتی ہے جو بھولے سے جمہوریت کا نام زبان سے نکالتے ہیں ۔ واقعی جمہوری خیالات سے حمایت کے گذشتہ سال میں دھکا لگتا ہے ۔ تقرری ملت ،

اجتہادات رنگا رنگ فتاویٰ گوناگوں چند شعبدے زمانہ سازوں کی ہیبت خاطر کے عنوان ہیں۔ جمہوریت ان امور کی دشمن ہے مثالاً ایک حکایت سُن لیجیے۔ طہران میں ایک بڑی آباد مسجد تھی کوئی ملا صاحب اُسمیں امامت کا فرض ادا کرتے تھے جب وہ بقضائے الٰہی فوت ہوئے تو اُنکے دو صاحبزادوں کے آپس میں امامت کے متعلق چخ چخ چلنے لگی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ عرض مسجد میں قنات کھڑی کر دی گئی دیوار جامع کے ایک جانب بڑے صاحبزادے حق امامت جماعت ادا کرنے لگے اور دوسری طرف چھوٹے صاحبزادے۔ ایران کا دستور ہے کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو مسجد میں صحبت فاتحہ خوانی تین روز تک برپا رہتی ہے لوگ آتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ جب ملا مرحوم کی فاتحہ خوانی ختم ہو چکی تو ایک ظریف شاعر ملا نصر اللہ نے (جن کا تخلص خدا تھا) مسجد میں سیاہ فرش بچھوایا لوگ سمجھے کہ شاید ملا نصر اللہ کے یہاں کوئی غمی ہو گئی ہے رسم تعزیت ادا کرنے آئے مگر شاعر صاحب کو نہ پایا چند سورے پڑھے اور چلے گئے دو روز گزرے۔ تیسرے روز رومال میں پیاز کی گٹھی رکھے ہوئے شاعر صاحب داخل مسجد ہوئے۔ آنکھیں پیاز کے عرق سے سرخ ہو رہی تھیں آنسو جاری تھے داڑھیں مار مار کے رو رہے تھے۔ مشتاقین زیارت نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ صبر و تسلی کے کلمات کہے۔ اور سوال کیا۔ حضرت آپ کے یہاں کس نے رحلت کی جسکا سوگ منایا جا رہا ہے۔ شاعر صاحب کی رقت اور سوا ہو گئی۔ آخر بہت پوچھا گچھی کے بعد فرمایا: "ہے بابا چہ کنم "خدا" پیر شدہ بود بیچارہ مُرد" دوستوں نے قہقہہ لگا کے کہا "دیوانہ شدۂ خدائے حی زندہ از مرگ منزہ است چہ می گوئی" ملا نصر اللہ نے دیوار جامع کی جانب اشارہ کر کے جواب دیا:-

"آقا جان شما نمی دانید اگر خدا نمردہ است پسرانش چرا خانۂ حق را بر خود تقسیم نمودند خدا را جز این خانہ دیگر خانہ نداشت ناچار پسرانش رو بخش کردہ میراث بردند"

مجمع نے قنات توڑ ڈالی اور اسلام کی رسوائی سے متاثر ہوئے کس کی مجال تھی کہ ملا زادوں کی نسبت کچھ کہہ سکتا البتہ سمجھا بجھا کے دونوں کو اسپر راضی کر لیا کہ اوقات نماز تقسیم کر دیے جائیں۔ انصاف کیجیے اگر جمہوریت کی نعمت سے ایرانیوں کے دماغ اُس زمانہ میں بہرہ یاب ہوتے تو ملا زادگان بے حیثیت اسد میاں کے وارث حقیقی بن سکتے؟ جمہوریت تمام امور کو ایک تنظیم خاص میں لانا چاہتی ہے خواہ امور خیرات و حسنات سے تعلق رکھتے ہوں یا انتظامات تمدن سے۔ مختلف مجتہدین کے فتاوی اس تنظیم کی بخیہ ہر وقت اُدھیڑتے رہتے ہیں۔ احوط اقویٰ ارجح اشبہ کے اصطلاحات کی بھرمار قانون میں یکسوئی نہیں ہونے دیتی ایک صاحب فرماتے ہیں نزد بندہ نجاست نیست دوسرے صاحب کہتے ہیں "بندہ نجاست نیست نہیں است قول راجح" بھلا ایک ملک کا انتظام اس آپا دھاپی اور کھل اباڑ میں کیونکر چل سکتا ہے پھر ملک بھی وہ جسپر پڑوسیوں کے دانت مدت سے تیز ہیں آنکھ موچی اور مال دوستوں کا۔ ہر صادر و وارد اس بدنظمی کو دیکھتا ہے اور شیر ہو جاتا ہے کہ انکا فتح کر لینا کیا مشکل ہے۔ برسوں میاں روس خان بہادر نے مزے کیے اور رشوت خوار مولویوں نے ملکیت اسلام کو زیروں کے مول دھکے ہاتھ فروخت کی۔ علانیہ تبرے بازی کا سبق پڑھا کے اسلام عام کو ایرانیوں سے نفرت دلائی۔ برادرانہ اسلامی حقوق کی برکتوں سے محروم رکھا۔ اغیار ایران کی چندیا بجاتے رہے اور مسلمان کھڑے سوچتے رہے کہ کالا بجتا ہے یا چوتالا آخر یہ کونسی نئے ہے۔ بہادر وطن ایرانیوں نے جب علانیہ تبرے بازی کے خلاف قانون پاس کیا تو ملا پرست اخباری کاغذوں نے آسمان سر پہ اٹھا لیا مگر بُرے بھلے سب گروہوں میں ہوتے ہیں بعض ذی اثر مصلحت شناس مولویوں نے قانون کی جنبہ داری کی اور اس طرح اس فتنہ کو نیند آئی۔

یا فرض کیجیے کہ حکومت ایران نے چاندی کی کان دریافت کی مزدوری و دیگر مصارف دینے کے بعد چاندی میں خمس یعنی پانچواں حصہ نکالنا بموجب شرع اہل تشیع واجب ہے اس خمس کے ۶ مصرف قرآن میں مذکور ہیں خدا کا حصہ رسول کا حصہ ذوی القربیٰ یعنی رسول کے اقربا کا حصہ یتامیٰ کا حصہ مسافرین کا حصہ۔ رسول اللہ کے بعد خمس کا امین امام ہے اور غیبت امام میں چند صورتیں ہیں (۱) اس مال خمس کو اپنے پاس امانت رکھیں (۲) یا دفن کر دیں (۳) یا با دیانت اشخاص کے سپرد کر دیں کہ وہ اولاد رسول پر اسے تقسیم کر دے۔ ابتک رقم خمس بالفرض جناب مستطاب الحاج علامہ شیخ عبد اللطیف مدظلہ کی خدمت میں روانہ کی جاتی تھی اور حضرت اقدس اس رقم خمس سے کچھ حصہ غربائے سادات کو دینے کے بعد باقی رقم ازدواج بطاہرات کے سنگار میں فرزند با اقبال کی شادی بیاہ میں اپنی علم پروری میں صرف فرماتے تھے۔

جمہوریت نے اس منصب کو ان سے چھین لیا ایک کمیٹی جسمیں بادیانت افراد شریک ہوں بنائی اور حصص رقم سے جائداد بحق امام خریدنے کی ہدایت کی تا کہ راس المال محفوظ ہو جائے جائداد کی منفعت کو اصلاح حال اولاد رسول میں صرف کیا انکے لیے مدرسے کھولے یتیم خانہ بنائے شفا خانہ تیار کیے وظائف مقرر کیے۔ بیکاروں کی مدد کی۔ بے سہارا مسافر کے واسطے زاد راہ مہیا کی۔ کمیٹی کو حکم دیا کہ ششماہی یا سالانہ حساب حکومت کے سامنے پیش کرتی رہے۔ تو فرمائیے یہ انتظام حاج علامہ شیخ عبد اللطیف کو گوارا ہوگا یا ناگوار۔ جواب کھلا ہوا ہے ناگوار ہوگا اور بیحد کیسا ناگوار ہوگا۔ اس جمہوریت کے کارن ایران ایک عظیم الشان انقلاب کے انتظار میں مبتلا ہے۔ امرا اور جاہ پسند علما غریب عوام الناس یا انکے حامی جرائد کی ترجمانی کر رہے ہیں مندرجہ صدر تحریر ایک جمہوریت پسند اخبار نویس کی ہے مگر غور سے دیکھیے تو معلوم ہوگا کہ مخالفین جمہوریت کی

تفصیل سے عمداً احتراز کیا گیا ہے صفحات خورشید ایران بھی اس تفصیل سے خالی ہیں۔ دیکھئے غریب ایران علامہ شیخ عبدالبطن کے پنجہ حرص سے کب نجات پاتے ہیں۔

"شکر صد شکر کما تقدیر خدا"

خدا ہی بھرے تو بھرے۔ مہذب و منتظم ممالک کے دوش بدوش چلنا ابھی ایران کی قسمت میں نہیں ہے بقول بو نصیبی "تا وقتی ہی مرزا حاکمے کا کنبا بھوزا" لوگ کہتے ہیں کہ ایران کو فرنگی دست برد سے سویٹ گورنمنٹ کی عنایت بچائے ہوئے ہے ورنہ کبتک دشمنوں کے معدے میں ہضم ہو گیا ہوتا۔ یہ وہی ایران تو ہے جسکے ایک فرمانروا نے بمقتضائے عقل پرہیز از خونریزی اپنی فوج کو موقوف کر دیا اور فوج کی جگہ منطقی مولوی رکھے تھے کہ دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے دشمن کو دیساو دنداں شکن جواب دینگے کہ وہ بے روے بڑے بھاگ جائے گا بلا نیچے کو دے تو بھی کرے گا۔ دشمنوں نے جو خبر پائی کہ یہاں فوج سے خالی ہیں ہر چہار طرف ہیں ایک مدد و علا جالم ساتھ بنا بیٹھا ہے تو وہ چڑھ دوڑے۔ بادشاہ نے ملا منطق اطیر سوی علامۃ الدہر حضرت افتخار الشریعہ جناب شیخ الناظرین کی خدمت میں عرضی بھیجی کہ دشمن لبسر رسید۔ مولویوں نے فوراً چھاگلوں پر کتب خانہ، سماور، شلپ، قلیان جانماز، حمائل، مسواک۔ نا سدانی کا سگریٹ لادا اور سیدان جنگ میں صف آرا ہوئے ایک نے آگے بڑھ کے "انما المومنون اخوۃ" کی تفسیر ارشاد کی دوسرے نے غصب اموال و قتلات جان مومنین پر وعظ کہی تیسرے نے فتوے کفر کی دھمکی دی۔ پہلے تو دشمن سنتے رہے آخر زبان زبان زبان کہتے۔۔۔ دوڑ پڑے۔ اب ملا کہاں ٹھہرتے ہیں عبا کے دامن سمیٹے پاپیٹے کفشیں ہاتھ میں ہیں "جعلکم الله خدا تمہیں ستیاناس کرے" کہتے ہوئے یہ جا وہ جا حضرت شاہی کے سامنے دم لیا اور شاہ سے فرمایا "حایا مداری مگر ترید این کلاغ قمرہ اعداء دین ہستند انشاء اللہ روز قیامت بسزا خواہند رسید از شما ملک رفت وا ازینان ایمان"

مسٹر پنچ کی نوٹ بک

قانون یا بہ قانون

ایک قانونی صاحب لکھتے ہیں:۔

ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء (ایکٹ اسٹامپ) کی دفعہ ۔۔ کا منشا یہ ہے کہ ہر لوکل گورنمنٹ کو مناسب ہے کہ اس ایکٹ کے ترجموں کی فروخت کی بابت انتظام کرے جو اسکے علاقہ حکومت کے قلمرو کی خاص دیسی زبانوں میں کیے جائینگے اور ایسی قیمت پر فروخت ہونگے جو فی جلد چار آنے سے زیادہ نہو۔ اب اسکی تعمیل کیونکر ہوئی یہ بھی ملاحظہ فرمائیے اسکا اردو ترجمہ گورنمنٹ پریس کلکتہ نے سنہ ۱۹۰۰ء میں چھاپا اور ٹائٹل پیج پر قیمت فی نسخہ ۶ روپیہ پائی لکھدی۔

قانونی کتاب ہے گورنمنٹ نے چھاپی ہے کسی کمبخت پبلشر کا مال نہیں ہے بھلا کس کی مجال ہے کہ بولی گا جو کھیرے ککڑی کی طرح بکتا ہے چنانچہ مطبوعہ قیمت لیتے ۔۔ روپے فی نسخہ کے حساب سے کتاب فروخت ہو رہی ہے جسکو غرض ہے وہ لیتا ہے۔

ہمارے دوست شاید اس بات سے ناواقف ہیں کہ قانون کی پابندی سے گورنمنٹ پریس آزاد ہے۔ وہ پریس ایکٹ کی پابندی بھی نہیں کرتا اکثر انگریزی مطبوعات قانون میں صرف گورنمنٹ پریس، الہ آباد یا کوئی اور مقام لکھا ہوا دکھائی دیتا ہے لیکن پرنٹر اور پبلشر کا نام ندارد۔ غالباً پبلسٹی کمشنر گورنمنٹ پریس کے افعال کی نکتہ چینی کو حق نہیں رکھتا وہ صرف غریبوں کی سہو و نسیان بھا نکمیں نکالنے کے واسطے معین ہے۔

گون مٹھون قوم

منطق کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ضحک (ہنسی) انسانی خاصہ ہے مگر سنتے ہیں کہ جزیرہ لنکا کے اصلی باشندے جو غاروں میں رہتے ہیں کبھی بھولے پر بھی نہیں ہنستے۔ ابھی ہنسی تو بڑی بات ہے مسکراتے بھی نہیں۔ جریدہ سیاست سے معلوم ہوا کہ ایک سائنٹسٹ نے ہنسانے کے لاکھ جتن کئے مگر وہ نہ ہنسے ہماری رائے ہے کہ اگر جسٹس سیکارڈی کا فیصلہ مقدمہ اوڈوائر و نائر انکو ایک مرتبہ سنا دیا جائے تو ایسے بے نظیر فیصلہ پر انکو بھی ایک دفعہ ہنسی آ جائے گی۔ فیصلہ نہیں تو ولی کمیشن کی رپورٹ ہی سہی یہ بھی گشت زعفران سے کچھ کم مضحک نہیں ہے۔

جھوٹ اور سچ کی پوشاک

ایک علمی رسالہ محمد رصافی نام بیروت کے عربی میں

اصلی بہار عیش باتصویر

کوکا پنڈت کا بنایا ہوا اصلی ہے آسنوں والا کوک شاستر

جسمیں عورت مرد کی علامات مع جنسی تصویرات کا بیان جمع اور ساسی آگے طریقے صورت کا دم ہوا علم ہو کیا بینا جار دہنتر اور بہت باتیں جسکے بیان سے بیان اصلی نہو حلفیہ قیمت واپس ہوگی قیمت فی جلد ۲ عمر وی پی چار سے کم نہوگا۔۔۔ چند کتب: اصلیت رلیو بنگالی عمر ۔۔۔ دیوان جانصاحب عمر زہر عشق کامل عمر ۔۔۔ طلسم ہوشربا ۔۔۔ دیوان حیدر وعدہ جات ۔۔۔ میراب باغ و بہار ۔۔۔ قصہ باتصویر ۔۔۔ موہنی منتر مع دعا محبت جس سے معشوق یا حاکم حسب مرضی کام لینا یا حسب منشا شادی کرانا ہندو مسلمان دونوں آزمائیں تین یوم میں سخت سے سخت مشکل آسان ہوگی ۔۔۔ سادہ سے عمر قیمت ۔۔۔

بہار عیش بکڈپو نانوتہ ضلع سہارنپور پوسٹ نانوتہ

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

جو صاحب حکیم قسمی پرشاد و اگروال کی بنائی ہوئی کتاب مجربات طلسمی کا بغور مطالعہ کرینگے وہ دنیا بھر کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت عمدگی کے ساتھ کرنے کے قابل بن جائینگے اور اگر وہ چاہینگے تو اسکے ذریعہ سے علاج میں سیکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے جسمیں بہرش کے وہ نایاب نسخے مندرج ہیں جو کہ برسوں میں تیار ہوتے ہیں اور فقیروں کے فائدے دکھلاتے ہیں قیمت فی کتاب مجلد عمر علاوہ محصول۔

صفت لوہے صاحب رحل شریف مرد و خواں لوگوں کے نام ۔۔۔ کے ۔۔۔ چراغ صحت نامی رسالہ مفت بھیجا جائیگا۔

ملنے کا پتہ منیجر دواخانہ حکمت علیگڈھ شہر (یوپی)



سنبھلو سنبھلو ذری سی تو گولی ہے کھا بھی تو ابھی معلوم نہیں اور کیا اصلاحات ہونگے

ہر تیسرے مہینے شائع ہوتا ہے اس نے جھوٹ کی مقبولیت اور سچ کی مکروہیت کے متعلق عجیب حکایت لکھی ہے۔

کہتے ہیں کہ گرمی کے موسم میں ایک روز جھوٹ اور سچ دونوں کو گرمی معلوم ہوئی دونوں نے ارادہ کیا کہ چشمہ پر نہائیں کپڑے اتار کے کنارے رکھے اور غوطہ لگایا۔ میاں جھوٹ جلدی جلدی نہا کے نکل آئے بھولے سے سچ کی پوشاک پہن لی اور چلتے ہوئے۔ غریب سچ جب غسل سے فارغ ہوا تو اُسنے دیکھا کہ لباس غائب ہے ناچار میاں جھوٹ کی اُترن پہن لی۔ اُس دن سے لے کے آج تک جس محفل میں بیچارے کا گزر ہوتا ہے جھوٹ سمجھ کے لوگ اُسے نکال باہر کرتے ہیں اور میاں جھوٹ دندناتے پھرتے ہیں لائڈ جارج کی بغل میں دیکھو تو یہ موجود اور ریڈنگ کے خلوت خانہ میں دیکھو تو یہ کرسی نشین قانون سرکاری میں دیکھو تو انکی حکومت کچہریوں میں ان کا دور دورہ غرض وکیل حکیم تاجر اخبار نویس کوئی ایسا نہیں جو انکا لنگوٹیا یار نہو۔ یہانتک کہ صوفیوں کی محرابیں پادریوں کی قربان گاہیں بھی انکی صحبت سے لطف اندوز ہیں تو وجہ کیا؟ ظاہری لباس پاکیزہ و طاہر مگر باطن بے داغ ہے "ایک نور صورت سو گور کپڑا" جس نے دیکھا گرویدہ ہوگیا۔

مردم خوار عورت

حوالی قُم (ایران) کی پولیس نے ایک عورت گرفتار کی ہے یہ لائق انسانی گوشت کی عاشق ہے و طہران کے پاگل خانے میں آجکل محبوس ہے۔ اسکا اسفل جسم گوسفند سے مشابہ ہے مگر بالائی حصہ انسان کا ہے۔

قُم میں دفعۃً بچے گم ہونے لگے جب یہ شکایت عام ہوگئی تو پولیس نے ٹوہ لگائی آخر معلوم ہوا کہ بی صاحب اپنی ڈاڑھ گرم کرنے کے لیے بچے چرا لیجاتی ہیں اور مزے سے ناشتہ کرتی ہیں۔ یہ عورت ترکی اور فارسی اچھی طرح بولتی ہے۔ پاگل خانہ میں بھی گوشت کی فرمائش کرتی ہے۔ اور جب کچا گوشت دیا جاتا ہے تو خوش ہو کے کھاتی ہے۔

آٹے کا بھیڑیا

مشہور ہے کہ ایک سرائے میں کوئی مسافر ٹھہرا اور آٹا نکال کے بی بھٹیاری کے سپرد کیا کہ روٹی پکا دو بی بھٹیاری نے آٹا گوندھا پیڑے بنائے پکانے بیٹھیں مگر تھیں سلامتی سے کثیر الاولاد جیسے ہی انھوں نے چنگیر بنائی۔ رحب وحب کی آواز سنتے ہی حشرات الارض یعنی لڑکوں کی فوج پہونچی ایک نے کہا اماں ہم کو چڑیا بنا دو بی بھٹیاری نے پیڑا توڑا چھوٹ موٹ کی چڑیا توے پر سینکی آدھی پکی آدھی کچی حوالے کی دوسرا بولا اماں ہم ہاتھی بنادو۔ فوراً انکے حکم کی بھی تعمیل ہوئی غرضکہ تیسرے نے چھپکلی کی فرمائش کی چوتھے نے خرگوش کی [illegible] تو فرمائشوں میں میاں مسافر کا آٹا آدھا گیا پانچویں صاحب بڑھے ابھی کچھ کہنے نہ پائے تھے کہ میاں مسافر نے کہا "اے بی بھٹیاری جو آٹا بچ رہا ہے اسکا بھیڑیا بنادو جو مجھکو بھی کھا جائے اور ان مردودوں کو بھی نگل لے کھیڑا مٹے۔"

ہندوستان غریب کا بھی یہی حال ہے برطانوی حاکم اعلےٰ کو بھٹیاری فرض کرو اور میاں ہندوستان کو خود اُن کے وطن میں مسافر سمجھو۔ مسافر کا آٹا لیے بی بھٹیاری بیٹھی ہیں۔ کبھی صدا آتی ہے کہ بی بھٹیاری ریلوے لائن میں اینگلو انڈین دوغلوں کے واسطے جگہ نکالو چڑیا بناؤ۔ کبھی فرمائش ہوتی ہے کہ پچاس فیصدی جگہیں برطانوی افسروں کے واسطے نکالو بطخ بناؤ۔ کبھی چونگا کیا جاتا ہے کہ فوج میں برطانوی عنصر کی کمی ہے بیکاران لندن کے واسطے خس کی ٹٹیاں کھڑی کرو، ہم تو شیر بنینگے میاں ہندوستان ٹکر ٹکر دیکھتے ہیں اور شاید جل بھن کے بعد یوں کہیں کہ بی بھٹیاری اب کوئی ایسا بھیڑیا بناؤ کہ سبکو ایک ہی دفعہ ہڑپ کرے۔ سسک سسک کے جان دینی اب گوارا نہیں ہے۔

نائی کا دوشالہ اور وزیر اعظم

ایک نائی سے کسی مخلص شریف نے دوشالا مانگ کے اوڑھا اور شادی میں شریک ہوئے میاں نائی بھی اُس برات میں منتظم تھے انکو اندیشہ تھا کہیں دوشالے پر سالن کے دھبے نہ لگ جائیں جب حقہ پان الائچی پانی تقسیم کرتے ہوئے اُدھر سے نکلتے تو چپکے سے کہتے کہ حضور یہ غریب کا مال ہے ذری بچائے رہیے گا دھبا نہ لگنے پائے۔ یہ بیچارے کُنتے اور جھینپتے جب کئی مرتبہ یہ نوبت آئی تو میاں نے دوشالہ واپس کرنے کا ارادہ محفل ہی میں کر لیا نائی صاحب نے خوب چلا کے کہا "اے حضور میں بھی آپ کا اور دوشالہ بھی آپ کا" غرض راز کھلگیا۔ کہ دوشالہ مانگے کا ہے۔

ہمارے وزیر اعظم پھر ہیں تو یہی مزدور سے نیچی اوقات کے آدمی انکی باتوں میں اسکوتھ کی کاٹ چھانٹ لائڈ جارج کی ملمع سازی اور تلبیس کہاں سے آسکتی ہے وہ گھاتیں وہ چوٹیں جب تک شیخ نجدی کی صحبت نصیب نہو اُسوقت تک نہیں آسکتیں۔ چنانچہ جب مسٹر لینسبری نے جسٹس میکارڈی کے معزولی کرنے کا سوال پیش کرنا چاہا تو وزیر اعظم صاحب نے بایں الفاظ اس سوال کو مسترد کردیا کہ "یہ قابل اعتراض فقرات تجویز مقدمہ میں نہیں تھے بلکہ اُس تقریر میں ہیں جو کہ جج صاحب نے مقدمۂ دائرہ ڈائر جوش میں آکے جیوری کے سامنے کی"

بھلا ایسا جج کس کام کا جو بے جوش سے مغلوب ہوجائے اور اسکا فیصلہ کونسی عقل سلیم مبنی برانصاف سمجھے گی۔ دوران مقدمہ میں مدعی کی جنبہ داری کرتے رہے۔ مدعا علیہ کے بجائے شکوک شبہ کا فائدہ مدعی کو عنایت کیا۔ جیوری کے سامنے ایسی تقریر کی جو ایک جج کو نہ کرنا چاہیے تھی۔ اگر رمزے میکڈانلڈ کی جگہ اسکوتھ یا لائڈ جارج ہوتے تو دوشالہ کا راز اس طرح نہ کھلتا۔

اودھ پنچ اور نکتہ چیں احباب

دہلی معاصر روزنامہ "حقیقت" مورخہ ۶ جون میں

ایک صاحب نے اودھ پنچ کے مضامین کی تحسین کی ہے اور جس کاغذ پر اودھ پنچ چھپتا ہے اسکی ترہین بعنوان ذیل صاحب فرماتے ہیں کہ ہر مضمون نہایت مہذب اور علمی مذاق سے پر پولیٹکل خیالات سے بھرا ہوا ہو زبان نہایت سلیس ہوتی ہے جو ایڈیٹر کی اعلےٰ قابلیت کی دلیل ہے مگر نہایت افسوس کی بات ہے کہ باوجود اس خوبی کے یہ اخبار سوائے چند دوکانوں کے ٹاٹ کے کسی مہذب جنٹلمین کی میز پر نظر نہیں آتا اسکا ظاہر سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب کی کم توجہی اور عدم احساس سے اس اخبار کا کاغذ نہایت ذلیل تھرڈ کلاس کا ہوتا ہے۔ کہ ہائی سوسائٹی کے لوگ اسکی صورت ظاہری دیکھ کر اسکے مضامین پر بھی ویسے ہی برے قیاسات قائم کرکے اسکو اپنے ہاتھ سے چھونے ہی میں کراہت اور اپنی میز پر جگہ دینا انسلٹ سمجھتے ہیں"

غریب ایڈیٹر کی قابلیت کے متعلق مبالغہ آمیز الفاظ کے علاوہ ہمارے نکتہ چین دوست کا اعتراض کاغذ کے بارے میں صحیح ہے۔ اگر ہم باتیں بنانا چاہیں تو کہہ سکتے ہیں ؎

پھٹے کپڑوں میں بھی اسکو سمجھیے لعل گودڑ کا

مہاتما گاندھی گاڑھے کی چادر یا اور کھدر کے لنگوٹ میں بھی مہاتما ہے۔ خاک نشین مردان خدا کی جو قدر ہوتی ہے وہی اودھ پنچ کی بھی ہے۔ ہائی سوسائٹی نادان ہی کو اپنی محفل میں جگہ دیتی ہے نہ اودھ پنچ کو مگر یہ خطابی دلیل ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ سنہ میں اودھ پنچ ناروے کے سپید کاغذ پر نکلتا تھا جنگ کے باعث سفید کاغذ کی قیمت کو جھوٹ سے بھی دو ہاتھ اونچا فروغ ہو گیا اب بھی گورے افسروں کا فرزچ ہو رہا ہے جب دیکھیے چیخ پکار ہے۔ جس کاغذ کا حوالہ معترض صاحب نے دیا ہے وہ سفید ہے لیکن بودا ہے اور لکھنؤ کے براؤن یا بادامی کاغذ سے قیمت میں سستا بھی ہے پرانی جلدیں اودھ پنچ کی ریزے ریزے کذا الملک کی وثیل اور جرمن کا عہدنامہ ہو رہی ہیں۔

معترض صاحب کہتے ہیں کہ اٹھارہ کالم مضمون ہفتہ میں میسر آتا ہے چار صفحے اشتہار میں صرف ہو جاتے ہیں دو صفحے کارٹونوں کے نذر ۲ صفحوں میں بھی کبھی دو کبھی ایک کارٹون اور دو ایک اشتہار ہوتے ہیں یہ مقدار مضمون نہایت حقیر ہے۔ ہاں سچ ہے۔ مضمون نگار آپ تلاش کر دیجیے مفت کے نہیں بلکہ اجیر جو مضمون نگاری پر قادر ہوں تو ہم حجم بڑھانے پر آمادہ ہیں حالانکہ پرانے اودھ پنچ کا حجم بھی یہی تھا۔ قلم چل تھا۔ کارٹون بھی ہوتا تھا کاغذ بھی دو علے گنج فروش والا۔ اسپر قیمت ۵ سالانہ اکثر ایک ہی مضمون پر سارا پرچہ ختم ہو جاتا تھا (مثلاً جیسے اخبار کی ہجو۔ بنے ہوئے پیروں اور اندھے مریدوں کی مذمت۔ پولیٹکل اندر سبھا۔ واسوخت مرزا ہوش۔ گھوڑ دوڑ نامہ۔ ابا جان کی کہانی صاحبزادی کی زبانی۔ جگہ بھرنے کے سیلے امر ناستا کا ناول وغیرہ) مگر اسپر شاید کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ غالب مرحوم نے کسی شعر میں عصا شکستن کا محاورہ نظم کیا تھا معترض نے اعتراض جمایا غالب نے سند میں حافظ کا شعر سنایا اور کہا اس شیرازی کا عصا کوئی نہیں پکڑتا مجھ بڈھے کا عصا پکڑنے کو ہر ایک تیار ہے۔

نکتہ چین دوست! کارٹون فی نفسہ ایک بانتیجہ مضمون ہے اُسے نظروں سے نہ گرایئے تمثیل یعنی الیگری کے تمام فوائد چند نقوش میں ظاہر کر دینا آسان اور حقیر صنعت نہیں ہے آپ اگر ناپسند کرتے ہیں تو دوسرے باذوق حضرات اسکے نہایت گرویدہ ہیں اگر آپ انکے مذاق کو اپنے مذاق کے ساتھ مدغم کر سکیں تو ہم پر احسان ہوگا ہم ہر ہفتہ تصویر کی تلاش اور اجرت کی زیر باری سے اس طرح بچ جائیں جیسے نان کو اپریٹر بجٹ نامنظور کرنے کے بعد ساری آئی گئی سرٹیفکیشن کے ماتھے منڈھ کے چھٹی ہوئی۔ اور قوم کی لے دے سے نجات پا گئے۔

حال کے اودھ پنچ میں مضامین زیادہ ہوتے ہیں پرانی جلدوں کو دیکھیے تو آپ پر صدق کلام ہو یدا ہو جائے گا۔ مگر جب کوئی مہتم بالشان مسئلہ در پیش ہوگا مثلاً تجہوریت طلب پرستی اور ایمان کی مدد حرام خود غرض مولویوں کی اصلاح ہندو مسلمان کی نزاع (وغیرہ) تو ہم اپنی تمام علمی طاقت کو اس مسئلہ کی طرف رجوع کر دینگے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا فرض یہی ہے۔ آپ کے نزدیک پانچ روپیہ قیمت مقابلۃً زیادہ ہے مگر ہم تا جو نہ مقابلہ کسی سے نہیں کرنا چاہتے۔ ہم نے جب پرچہ نکالا ہے تو کسی کا مقابلہ مقصود نہ تھا صرف استقلال کے ساتھ اردو ادبیات کی خدمت۔ عالمانہ چٹکلے ظرائف و لطائف کی اشاعت اخلاقی اصلاح حقوق ملکی و قومی کی نگہداشت مقصود تھی۔ ہمیں اسکا باقی رکھنا مد نظر ہے وقت بے وقت اندر اجات کا بوجھ ناظرین پر ڈالنا منظور نہیں۔ نہ کسی سے روپیہ لے کے نثر میں قصیدہ خوانی کرنا ہمارا شیوہ ہے نہ ہم صدقۃ السر و العلن سے مستفید ہونا چاہتے ہیں نہ قوم کی عادت بگاڑنا اور خوشامد طلبی کا مادہ پیدا کرنا ہمارا دستور ہے جب تک دو سو قدردان خریدار باقی ہیں اُس وقت تک پرچہ جاری رکھیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے بھی یہی کریں۔ اور بھنگوں کی اُلٹی ہوا کے جھونکے کے ساتھ ناچتے ناچتے نہ پھریں۔ قومی امور میں کسی طرف سے نیا پنی کا اظہار ہو تو حد سے زیادہ تحسین و آفرین یا بیجا توہین یا استعمال بالجبر کی نیت سے چھپا لے وہ کثیر مذہبی مباحث میں ہر جا بھی تشنیع کا شائبہ آنے پائے اسے دل سنبھلے ہو ظرافت کو خلاف حق و صدق ہونے دیں۔ مذہبی چھیڑ چھاڑ ہے تو چلتا ہوا فقرہ مگر شاعروں کی شب وصل ہے بات ختم نہیں ہونے پائی کہ موذن اسد اکبر صدا اور مرغ لکڑوں کی بانگ دے دیتا ہے چار دن بہار دکھائی اور خزاں کا دور آگیا پتے جھڑ گئے خرمہ ادان کا روپیہ بٹے کھاتے میں پڑا۔ جیسے پنجرا خالی بولتا پپیہا لیتا تیرا نام۔ آئندہ نمبر میں ہمارا ارادہ ہے کہ گذشتہ جن ہم نے ردی کی ٹوکری میں احتیاط سے رکھ چھوڑے ہیں اُن کی سرخیاں صرف اپنے نکتہ چین دوست کی خاطر سے نقل کریں۔

[illegible]

معارف النغمات حصہ دوم۔ موسیقی کی بے مثل کتاب ہر جلد منگائیے ورنہ حصہ اول کی طرح نایاب ہو جائیگی اور فرمائش کی تعمیل نہ ہو سکیگی قیمت عہ علاوہ محصول

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ نمائش بھی ہو اور کاگ پرچہ اخبار کی قابلیت، ایڈیٹر کی استعداد اور مضمون کی قیمت ہوگئی ان کی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچے جو دفتر میں بچ رہتے ہیں ان کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب نمونہ کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہوجانا نمونہ طلب کرنے سے بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظرین کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور ہر مضمون بھی انکے مذاق کے موافق نکلے تو دوام وصول۔ ورنہ بیچ میں ہزار نعمت کمائی ہوا ہو خیر شما سلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے اس سے بہتر ہے کہ منی آرڈر بھیجئے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار ورود پرچہ تا پہنچ کی زحمت سے بچیں اور ڈاکخانہ کی جگہ جانا آنا بھی بہ منزلہ

۳۔ بعض قدردان و فترسے ختم مدت ختم خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہوجاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا۔ اب جتنے پرچے اس بیچ میں ناغہ ہوگئے سب اکٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ انکی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں موجود ہو

(۴) جو پرچے ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہوجائیں وہ صرف ۲ ہفتہ کے اندر دوبارہ بھیجے جاسکتے ہیں بعد ختم ہفتہ شام کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجئے اور پرچہ منگا لیجئے۔

(۵) اگر یہ پرچہ دو پیسے ٹکٹ کے لیے آپ کی رائے میں مفید ہے تو خود خریدار ہوجانے سے بہ راحت قدردانی ادا نہیں ہوتا بلکہ احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش بھی فرمائیے۔ خیر الناس من ینفع الناس۔

والسلام۔

منیجر

اعلان باحلف

دعا و عمل المحبت مع موہنی منتر

عزیزا اگر آپ کسی معشوق کے مبتلا ہیں اور آپ کو وہ نہ ملتا ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا کسی حاکم و افسر کو مہربان کرنا چاہتے ہو حسب منشاء شادی کرنا چاہتے ہو تو فوراً اہل اسلام دعائے محبت اور اہل ہنود موہنی منتر منگا کر آزمائیں۔ موہنی منتر سے مطلب تیرہ روز میں اور دعائے محبت سے ۸ یوم میں مطلب پورا ہو جاتا ہے دعائے محبت صبح کے وقت صرف ایک مرتبہ پڑھنی ہوتی ہے جو پانچ منٹ میں ختم ہوتی ہے موہنی منتر تین روز پڑھا جاتا ہے پرہیز کچھ نہیں ہدیہ دو روپیہ صرف محصول اور غرباء سے علاوہ محصول لیا جاتا ہے۔ اگر آپ اس حلفیہ اعلان پر بھی اعتبار نہ کریں آپ کی قسمت۔ چہرہ کتب عشق کامل ہمارا مشاہدہ دلفریب ہر سلفاح ۸ ماہ پیکر و مرقع النساء با تصویر ہر ملنے کا پتہ۔

جانثار حسین کمیشن ایجنٹ ڈاکخانہ نانوتہ ضلع سہارنپور

شرائط ایجنسی

(۱) سود پرچہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کردی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کیجائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے پرانے پرچے واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ ۱۸۷۷ء کی پنجہ سالہ جلدیں مہیا ہوسکیں شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد ۸ء مع محصول ڈاک

(۲) جلد ۱۸۸۲ء کے دو نمبر ابھی تیبوں میں مشتاقین پرداز کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد ۸ء علاوہ محصول ڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

معجزنما حمائل مترجم مع تفسیر آیدد

نمونہ مفت روانہ ہوگا

ترجمہ حکیم ...... حضرت ...... قرآن مجید مع حاشیہ پر جملہ احکام و مسائل ...... جو ...... تحریر ...... سفید کاغذ پر چھاپا گیا ...... کرنے کو ...... کی کل ...... اور ...... حمائل ...... جلد ...... ایک کا ...... محصول ...... جو ...... غریب ...... مفت ......

ملنے کا پتہ

نور محمد کارخانہ تجارت کتب نمبر ۵ کوچہ چیلان دہلی

مفت نمونہ

سنگھو کر دیکھو

گھر ...... کا ...... ہمارا ...... اس کی ...... کو آزما کر دیکھو۔ قیمت ...... اور ...... کی شیشی ...... درجن

پنڈت پیارے لال شکل موہنی گنج کان پور

خوشبو دار ۔ خوش ذائقہ ۔ خوش رنگ

زردہ تمباکوئے خوردنی

....

قوام مشکی ...... گولی نقرئی و طلائی

....

مقتدا خان افتدا خان

تاجر تمباکوئے خوردنی دھولی ...... لکھنؤ سے منگائیے

تار کا پتہ ...... لکھنؤ۔ فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سوج مارکہ

جرمنی خضاب ......

...... سے ...... خضاب ......

...... صرف ...... ہے

...... اور ......

قیمت فی شیشی ...... محصول ......

....

سول ایجنٹ ...... جمنی ......

موسم گرما کا تحفہ

... لکھنؤ کے تیار کردہ شربت جن کی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خالص میوہ جات کے انتخاب اور قیمتی عطریات کے ... شربت ... بے نظیر صورت میں دلاویز ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بے مثل ہیں دل و دماغ کو فرحت، قلب کو سکون و راحت آنکھوں کو خنکی و تراوت بخشتے ہیں، شدت عطش کو دور کرتے ہیں۔ جلد طلب فرمائیے۔

شربت فالسہ	شربت بادام	شربت کیوڑہ	شربت بیدمشک	شربت کیوڑہ	شربت المعدہ	شربت انفلوئنزا	شربت انار
فی بوتل عار	فی بوتل عار	فی بوتل عار	فی بوتل عار	فی بوتل عار	فی بوتل عار	فی بوتل عار	فی بوتل عار
عرق بیدمشک لاہوری	عرق کیوڑہ حیدرآبادی	شربت انگور	شربت انناس	شربت نارنج		شربت لیمو	شربت رنگترہ
فی بوتل عار		فی بوتل عار	فی بوتل عار	فی بوتل عار		فی بوتل عار	فی بوتل عار

... برسات گرمی حکمت کے مقولہ کو یاد رکھیے۔ دوائی اسینس و شکرین سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجیے فہرست مفت طلب فرمائیے قریب کا ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمائیے اور ۲/ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے گانے کے پیچ پیچ میں گرہ لگائی

اور

ایکسرا فوٹو کی طرح سروں کے مندر رکھے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قاعدے سکھائے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

جس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں ... جانتے ہیں کہ تمام موسیقی کے جزو علمی و عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی ہے اور آج تک

حصہ دوم

چھپ رہا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

(استاد محمد علی خاں)

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سر گنے سے واقف ہیں تو کتاب کے مضمون کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں کر دیے گئے ہیں اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے

قیمت حصہ دوم پانچ روپیہ مقرر کی جاتی ہے حصہ اول کی للعہ فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ